WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستا تیرا
یہ نہیں ہے کہ فقط مدینہ تیرا
تو ہے مختار دو عالم پہ ہے قبضہ تیرا
کیا کہے وصف کوئی دشت مدینہ تیرا
پھول کی جان نزاکت میں ہے کانٹا تیرا
کس کے دامن میں چھپے کس کے قدم پہ لوٹے
تیرا سگ جائے کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا
خسرو کون ومکاں اور تواضع ایسی
ہاتھ تکیہ ہے ترا خاک بچھونا تیرا
خوبرویان جہاں تجھ پہ فدا ہوتے ہیں
وہ ہے اے ماہ عرب حسن دل آرا تیرا
دشت پر ہول میں گھیرا ہے درندوں نے مجھے
اے مرے خضر ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
بادشاہان جہاں بہر گدائی آئیں
دینے پر آئے اگر مانگنے والا تیرا
دشمن و دوست کے مونھ پہ کشادہ یکساں
روئے آئینہ ہے مولیٰ در والا تیرا
پاؤں مجروح ہیں منزل ہے کڑی بوجھ بہت
آہ گر ایسے میں پایا نہ سہارا تیرا

نیک اچھے ہیں کہ اعمال انکے اچھے
ہم بدوں کے لئے کافی ہے بھروسا تیرا

آفتوں میں ہے گرفتار غلامِ عجمی
اے عرب والے ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا

اونچے اونچوں ترے سامنے ساجد پایا
کس طرح سمجھے کوئی رتبہ اعلیٰ تیرا

خار صحرائے نبی پاؤں سے کیا کام تجھے
آمری جان مرے دل میں رستہ تیرا

کیوں نہ ہو ناز مجھے اپنے مقدر پہ کہ ہوں
سگ ترا بندہ ترا مانگنے والا تیرا

اچھے اچھے ہیں در کی گدائی کرتے
اونچے اونچوں میں بٹا کرتا ہے صدقہ تیر

بھیک بے مانگے فقیروں کو جہاں ملتی ہے
دونوں عالم میں دروازہ ہے کس کا تیرا

کیں تمنا مری مایوس ہو اے ابر کرم
سوکھے دھانوں کا مددگار ہے چھینٹا تیرا

ہائے پھر خندہ بیجا مرے لب پر آیا
ہائے پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا

حشر کی پیاس سے کیا خوف گنہگاروں کو
تشنہ کاموں کا خریدار ہے رونا تیرا

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے

شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا
صدق نے تجھ میں یہاں تک تو جگہ پائی ہے
کہ نہیں سکتے الش کو بھی تو جھوٹا تیرا
خاص بندوں کے تصدق میں رہائی پائے
آخر اس کام کا تو ہے نکما تیرا
بند غم کاٹ دیا کرتے ہیں تیرے ابرو
پھر دیتا ہے بلاؤں کو اشارہ تیرا
حشر کے روز ہنسائے گا خطاکاروں کو
میرے غمخوار شب میں یہ رونا تیرا
عملِ نیک کہاں نامہ بدکاراں میں
ہے غلاموں کو بھروسہ تیرا
بہر دیدار جھک آئے زمیں پر تارے
واہ اے جلوہ دلدار چمکنا تیرا
اونچی ہوکر نظر آتی ہے ہر اک شے چھوٹی
جاکے خورشید بنا چرخ ذرہ تیرا
اے مدینے کی ہوا دل مرا افسردہ ہے
سوکھی کلیوں کو کھلا جاتا ہے جھونکا تیرا
میرے آقا ہیں وہ ابر کرم اے سوزِ الم
ایک چھینٹے کا بھی ہوگا نہ یہ دہرا تیرا
اب حسن منقبتِ خواجہ اجمیر سنا
طبع پُر جوش ہے رکتا نہیں خامہ تیرا